ٹیلیفون نمبر ۹۱

ٹیلیگرافک ایڈریس الفضل

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

[illegible]

جلد ۳۲ | ۴ ماہ شہادت ۱۳۲۳ھش | ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ | ۴ اپریل ۱۹۴۴ء | نمبر ۷۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ اسہال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی شکایت ہے احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ کو تا حال حرارت ہو جاتی ہے۔ اور کھانسی کی شکایت بھی ہے احباب دعائے صحت کریں ۔۔۔ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ چند روز سے بیمار ہیں۔ کل ۱۰۴ درجہ بخار تھا۔ آج قدرے کم ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سالانہ امتحانات کے نتیجہ کا آج اعلان ہو گیا ہے جو طلباء ابھی تک گھروں سے واپس نہیں آئے وہ جلد پہنچ جائیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ

سرزمینِ لدھیانہ میں خدا کا ایک اور عظیم الشان نشان

کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْہِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اور اس دن چالیس احباب حضور کی بیعت کے بعد **خدائی جماعت** قرار پائے۔ اس دن سے ٹھیک پچپن ۵۵ برس بعد ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو اسی شہر لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "حسن و احسان میں نظیر" سیدنا حضرت **محمود** ایدہ اللہ الودود جنہیں خدا نے مصلح موعود قرار دیا ہے ہزارہا خدام کے ساتھ تشریف لے گئے۔ تا اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا اعلان کیا جائے جو منکرین پر اتمام حجت اور اہل ایمان کے ازدیادِ ایمان کا موجب ہو۔ چنانچہ باشندگانِ لدھیانہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ وہ جماعت جس کی بنیاد چالیس بیعت کنندگان کے ذریعہ اس شہر میں رکھی گئی تھی۔ وہ آج اکنافِ عالم میں پھیل رہی ہے۔ اور اس کے ہزارہا افراد خود اسی شہر میں حاضر ہو کر خدا کی ستائش کر رہے ہیں۔

لدھیانہ نے خدا کے بہت سے نشان دیکھے ہیں۔ یوں تو ہر احمدی اجتماع ہی خدا کا نشان ہوتا ہے۔ لیکن ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو جو جلسہ لدھیانہ میں ہوا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا ایک **خاص نشان** ظاہر ہوا۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر **بشیر اول** اور **بشیر ثانی** کے بارے میں الہام الٰہی نازل ہوا تھا:۔ "انا ارسلناہ شاھداً و مبشراً و نذیراً کصیب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق کل شیء تحت قدمیہ" (اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

اس کلام الٰہی میں **بشیر اول** کو ایسی بارش قرار دیا گیا ہے جس میں ظلمات تھیں۔ اور **بشیر ثانی یا مصلح موعود** کو ایسی **بارش** قرار دیا گیا ہے۔ جس میں رعد و برق یعنی روشنی اور نور ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "سو تاریکیوں سے مراد آزمائش اور ابتلا کی تاریکیاں تھیں۔ جو لوگوں کو اس (بشیر اول) کی موت سے پیش آئیں اور ایسے سخت ابتلاء میں پڑ گئے **جو ظلمات** کی طرح تھا۔ اور آیت کریمہ واذا اظلم علیھم قاموا کے مصداق ہو گئے۔ اور الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمات کے بعد رعد اور روشنی کا ذکر ہے۔ یعنی جیسا کہ اس عبارت کی ترتیب بیانی سے ظاہر ہوتا ہے۔ پسر متوفی کے قدم اٹھانے کے بعد پہلے ظلمت آئے گی۔ اور پھر رعد اور برق۔ اسی ترتیب کے رُو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا۔ یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی۔ اور **پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے**۔ اور جس طرح ظلمت ظہور میں آ گئی۔ اسی طرح یقیناً جاننا چاہیئے **کہ کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آ جائے گی۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے**۔ جب وہ روشنی آئے گی۔ تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دے گی۔ اور جو جو اعتراضات غافلوں اور مردہ دلوں کے منہ سے نکلے ہیں انکو نابود اور ناپدید کر دیگی"۔

اس کے بعد حضور تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو۔ اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی"۔

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

الہام الٰہی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت پر تدبر کرنے سے صاف کھل جاتا ہے۔ کہ بشیر اول کو کصیب من السماء فیہ ظلمات قرار دیا گیا ہے اور بشیر ثانی یا مصلح موعود کو کصیب من السماء فیہ رعد و برق قرار دیا گیا ہے پس مصلح موعود وہ آسمانی بارش ہے۔ جو اپنے ساتھ روشنی اور نور رکھتا ہے۔

روحانی اور معنوی طور پر مصلح موعود کا ایسی بارش ہونا مومنوں پر واضح ہے۔ اور وہ اس کی روشنی اور نور سے علیٰ قدر مراتب حصہ لے رہے ہیں (اللّٰھم زدنا علماً و عملاً و ایماناً) لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ بعض دفعہ روحانی امور کو اہل ظاہر اور بیرونی لوگوں کے لئے متمثل کر کے بھی دکھا دیتا ہے۔ اور یہ بات درحقیقت ان روحانی امور کی صداقت پر مُہر ہوتی ہے۔ ایسے واقعات ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں۔ اور ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو لدھیانہ میں بھی ایسا ہی ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ سے ظاہر فرمایا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں حضور نے اس کا حلفیہ اعلان فرما دیا۔ یہ اعلان قادیان کے علاوہ ہوشیارپور اور لاہور میں ہو چکا تھا۔ ۲۳ مارچ کو یہ اعلان لدھیانہ میں ہوا۔ اور بڑی شان اور عظمت سے ہوا۔ شہر کے اوباشوں نے چاہا۔ کہ جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ نہ ہو۔ انہوں نے ہر رنگ میں کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ جب ساڑھے تین بجے ہماری نماز رقت سے ہو رہی تھی۔ اور آسمان پر ابر رحمت جوش میں تھا۔ تو اس بارش کو دیکھ کر کوتاہ بینوں نے خیال کیا۔ کہ اب یہ جلسہ رک جائیگا۔ لیکن نماز کے بعد سیدنا اولوالعزم محمود ایدہ اللہ بنصرہ نے اعلان فرمایا۔ کہ ابھی جلسہ شروع ہوتا ہے۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

چنانچہ وہ جلسہ اپنی پوری آب وتاب سے ہوا اس بارش اور بادلوں کی گرج اور چمک میں اس جلسہ کا ہونا مومنوں کے ازدیاد ایمان کا موجب تھا انہیں روحانی طور پر بھی کصیب من السماء فیہ رعد و برق نظر آ رہا تھا۔ اور ظاہری طور پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس روحانی حقیقت کی تصدیق کے لئے ایسی بارش جس میں رعد اور برق تھا برستی نظر آ رہی تھی۔ سب ناظرین نے مشاہدہ کیا۔ کہ اس پر زور بارش میں ظلمات نہ تھیں۔ کیونکہ وہ دن کے وقت میں تھی لیکن اس میں رعد اور برق پورے زور کے ساتھ موجود تھی۔ صدق اللہ و رسولہ

یہ بہت بڑا نشان ہے۔ جو سرزمین لدھیانہ میں ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو ظاہر ہوا۔ جبکہ احمدیت اپنی تاریخ کے نئے دن میں داخل ہو رہی تھی۔ مومنوں کے ایمان میں تو اضافہ ہوگا ہی مگر میں منکرین احمدیت اور غیر مبایع بھائیوں سے کہتا ہوں کہ وہ غور کریں۔ کہ مصلح موعود کی شائع شدہ پیشگوئی کس طرح ہر پہلو سے نمایاں طور پر پوری ہو رہی ہے۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا۔ کہ وہ سمجھیں۔ کہ اب خدا کی طرف سے روشنی آگئی ہے۔ وہ خوش ہوں۔ اور خدا کے منادی کی دعوت پر لبیک کہیں۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

لجنہ اماء اللہ بیرونجات کے لئے اعلان

لجنہ اماء اللہ بیرونجات براہ مہربانی اپنے اپنے پتے اس اعلان کو پڑھتے ہی خاکسارہ کو بھجوا دیں۔ اور اس بات کی بھی اطلاع دیں۔ کہ آیا ان کی لجنہ رجسٹرڈ ہو چکی ہے یا نہیں۔

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے ۲۹ فروری کے خط میں جو بذریعہ ایرگراف موصول ہوا لکھتے ہیں۔

سیدی و مولائی حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ایک بڑھیا عورت نے لکھا تھا کہ اسلام سے اسے دلچسپی ہے۔ ڈاکٹر سلیمان کو میں نے اس کے پاس بھیجا تھا۔ انہوں نے جا کر اس سے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہمی سی ہے۔ اور اسے بعض تکالیف بھی پہنچی ہیں۔ جن کی وجہ سے اس کے دماغ پر بھی اثر ہے۔ اسے لٹریچر بھی بھیجدیا گیا تھا۔ (۲) مسز لمیسیر میرو ایک ساؤتھ افریقن عورت بھی دو دفعہ آئی اس سے اسلام کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس نے ووکنگ کا بھی ذکر کیا۔ میں نے احمدی اور غیر احمدی میں فرق بتایا۔ کہ دوسرے مسلمان اور دیگر اہل مذاہب بجاری کی تو چیخ و پکار کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی کہتے ہیں۔ کہ آج کوئی نبی اور مصلح نہیں آسکتا لیکن احمدی کہتے ہیں۔ کہ خدا نے معالج بھیجدیا ہے۔ وہ کتابوں کا مطالعہ کر رہی ہے۔ مسٹر اور مسز جمالی بھی آئے۔ جن سے مذہبی گفتگو ہوئی (۳) حضور کا خطبہ متعلقہ تحریک جدید سال دہم سنایا گیا۔ ۴۸ پونڈ کے اور وعدے ہوئے (۴) ناصر احمد سکوزران چار نوجوانوں میں سے ایک ہیں جو ڈیڑھ سال ہوا داخل اسلام ہوئے تھے۔ داخل ہونے کے بعد وہ ایرفورس میں شامل ہوگئے۔ اس لئے چند مرتبہ ہی میرے پاس آسکے۔ وہ اب اسکندریہ میں ہیں انہیں دوستوں کے پتے بھیجدیئے تھے۔ وہ خط ملنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ یہاں لوگوں کو احمدیت سے ہمدردی نہیں ہے۔ لیکن میں جواب دے لیتا ہوں لیکن دیہاتی ایسی مخالفت نہیں کرتے۔ وہ مصر کے دوستوں سے جا کر ملیں گے۔ وہ مسجد اور احمدیت کا ذکر لوگوں سے کرتے ہیں (۵) ڈاکٹر نذیر احمد آف عدن کے بھائی بشیر احمد صاحب نے عدن سے انگریزوں کو دینے کے لئے لٹریچر طلب کیا تھا۔ جو انہیں بھیجا گیا (۶) کل رات کو دو بجے صبح بہت سخت ایر ریڈ ہوئی۔ اینٹی ایرکرافٹ گنز بھی غیر معمولی طور پر فائر کر رہی تھیں۔ ہمارے علاقہ میں کئی بم گرائے گئے بعض تو چند سو گز کے فاصلہ پر پڑے۔ جن سے مکان ایسے لرزتا تھا۔ کہ گویا گرا جاتا ہے لیکن محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ تین چار جگہ آگ لگی۔ اتنی بلند تھی کہ سارے علاقہ میں روشنی تھی۔ میں نے خود جا کر انہیں دیکھا سڑکیں ٹوٹے ہوئے شیشوں سے پر تھیں۔ بہت سی اموات ہوئیں۔ جب سے ہوائی حملے شروع ہوئے ہمارے علاقہ میں ایسا سخت حملہ نہ ہوا تھا۔ حضور سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ کیونکہ اسکے سوا کوئی امن کی جگہ نہیں۔ جلال الدین شمس

غیر مبائعین کے ایک اور معزز رکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں داخل ہوئے

۳۱ مارچ۔ جناب سید امجد علی شاہ صاحب جو ایک عرصہ تک غیر مبائعین کی انجمن کے آنریری جنرل سیکرٹری رہے۔ آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ سید خصیلت علی شاہ صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ جن کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں مندرج ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ ہم جناب شاہ صاحب کو اور حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

قائدین مجالس مطلع فرمائیں

بعض مجالس کی طرف سے ان کا چندہ بذریعہ سیکرٹری مال جماعت مقامی جماعت کے چندہ کے ساتھ دفتر محاسب میں داخل ہوتا ہے۔ مگر وہ صرف بھیجنے والے کے نام سے ہی درج ہوتا ہے۔ مجلس مرکزیہ کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ آیا یہ چندہ مجلس ہے۔ یا بھیجنے والے صاحب کا عطیہ ہے۔ پس ایسی مجالس جو اپنا چندہ جماعت کے چندوں کے ساتھ سیکرٹری مال جماعت کے ذریعہ بھجواتی ہوں۔ وہ دفتر کو مطلع فرمائیں۔ کہ ان کا چندہ فلاں صاحب دفتر محاسب میں بھیجتے ہیں۔ تاکہ مجلس کے کھاتہ میں اسے درج کیا جا سکے۔ امید ہے کہ مجالس اس طرف خاص توجہ فرمائیں گی۔

مرزا منور احمد مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مسجد احمدیہ آگرہ

خاکسار ایک کام کے سلسلہ میں آگرہ گیا۔ مجھے آگرہ میں احمدیہ مسجد دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ یہ مسجد ہمارے محترم دوست جناب سیٹھ اللہ جوایا صاحب سوداگر چرم آگرہ نے بنوائی ہے۔ اور مسجد کے ساتھ احمدیہ لائبریری ہے جس میں معقول فرنیچر بھی ہے احمدی احباب کے قیام کا بھی وہاں انتظام ہے۔ جو دوست آگرہ تشریف لے جائیں۔ احمدیہ مسجد نزد ہاموتی کٹڑہ آگرہ میں قیام کریں۔ خدا تعالیٰ سیٹھ صاحب کے کاروبار میں برکت دے اور اس سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سید ارشد علی احمدی لکھنوی

شعبہ تعلیم کے زیر انتظام تقریری انعامی

بزم حسن بیان شعبہ تعلیم کے زیر اہتمام مجالس مقامی قادیان کا پہلا انعامی مقابلہ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۷ شہادت بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا۔ جس کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کارنامہ "اشاعت علم" تجویز کیا گیا ہے۔ ہر مجلس مقامی کی طرف سے صرف ایک نمائندہ کو شمولیت کا حق ہوگا۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میں مولوی محمد علی صاحب سے کیوں علیحدہ ہوا

جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب کا مبنی برحقائق بیان

میرے اور مکرمی خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کے انجمن اشاعت اسلام لاہور سے قطع تعلق کر کے جماعت احمدیہ قادیان کے ساتھ تعلق جوڑنے سے احمدیہ بلڈنگس اور مسلم ٹاؤن لاہور میں جو ہیجان پیدا ہوا ہے۔ اور اکثر اصحاب تحقیق حق اور تلاش اصلیت میں کوشش کرنے لگے ہیں۔ اس کو دبانے اور ایسے اصحاب کے دلوں سے تحقیق حق کا خیال دور کرنے کے لئے ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری انجمن لاہور نے پیغام صلح مورخہ ۲۲ مارچ میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں یہ کوشش کی ہے۔ کہ میں بہائی ہونے لگا تھا۔ اور پھر کسی مصلحت سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت میں داخل ہو گیا۔ انجمن کا تنخواہ دار سیکرٹری ہونے کی حیثیت سے جناب ڈاکٹر صاحب کا فرض تھا۔ کہ وہ ایسا کرتے۔ صرف اس قدر افسوس ہے کہ ان کو اپنے فرض کی ادائیگی میں غلط بیانی سے کام نہیں لینا چاہئے تھا۔ مثلاً ان کا میری طرف منسوب کرنا۔ کہ میں کہتا ہوں کہ "قرآن شریف میں قیامت کا جہاں جہاں ذکر ہے۔ اس سے مراد مردوں کا جی اٹھنا نہیں۔ بلکہ بہاء اللہ کا ظہور مراد ہے"۔ بالکل غلط ہے۔ میں نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ البتہ یہ ضرور کہا کہ قیامت کے متعلق بعض آیات سے جو فنا عالم کا عقیدہ نکالا جاتا ہے۔ اور برخلاف اس کے ان آیات سے بہائی کسی ماموریا نبی کا ظہور مراد لیتے ہیں مجھے اس میں بہائیوں کے دلائل مضبوط معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی بنا پر مولوی عبدالحق صاحب۔ خود مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے اصحاب لاہور کو کئی دفعہ توجہ دلائی۔ کہ ۱۹۲۳ء کے رسالہ بیامبر میں جو مضامین قیامت کے متعلق نکلے ہیں۔ ان کا جواب اخبار پیغام صلح میں شائع کیا جائے۔ مگر کسی صاحب نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اس سے یہ مراد لینا کہ میں بہائی ہوں صریح غلط ہے۔ ان لوگوں کی اس بدظنی کو رفع کرنے کے لئے میں نے کئی دفعہ زبانی کہا۔ اور لکھ کر بھی دیا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ جو میری طرف بہائیت کو منسوب کیا جاتا ہے۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرآن کریم کو مکمل اور آخری شریعت مانتا ہوں اسی پر عامل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے تمام دعاوی میں سچا مانتا ہوں۔ پھر میں نے ان لوگوں کو ان دلائل کی طرف بھی توجہ دلائی جو عموماً احباب قادیان کے مقابلہ میں یہ خود پیش کیا کرتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم کا ارشاد ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا۔ یا حدیث نبوی کہ من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم۔ ان کو یہ بھی لکھا۔ نہ میں حضرت صاحب کی زندگی میں بارہ سال یعنی ۱۸۹۶ء سے ۱۹۰۸ء تک آپ کی خدمت میں اور آپ کے وصال کے بعد حضرت خلیفہ اول کی خلافت کے زمانہ میں ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۴ء تک قادیان رہا۔ اگر ان مقدس ہستیوں کو میں نے نہ دیکھا ہوتا۔ اور ان کے فیض سے فیضیاب نہ ہوا ہوتا تو ممکن تھا۔ کہ ان کی صداقت میں مجھے کوئی شک ہو سکتا۔ لیکن اس قدر قریب سے دیکھ کر مجھے کبھی ان کی صداقت میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ دیانتداری کا تقاضہ تھا۔ کہ میرے ایسے واضح بیانات اور تحریروں کے بعد مجھ پر ایسا بہتان نہ لگایا جاتا۔ یا کم سے کم ان تحریروں کو بھی اپنے مضمون میں چھاپ دیتے۔ مگر اصل میں اس تمام غصہ اور کینہ کی وجہ تو کچھ اور ہے جس کو اس طرح چھپایا گیا ہے۔

رہا یہ سوال کہ میں نے انجمن لاہور سے قطع تعلق کر کے جماعت احمدیہ قادیان سے کیوں تعلق قائم کیا۔ میں پسند نہ کرتا تھا کہ اس کے متعلق کچھ لکھتا۔ خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کا ایک مختصر سا نوٹ جو اخبار الفضل مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۴۴ء میں شائع ہوا ہے کافی تھا۔ مگر ڈاکٹر صاحب کا مضمون محولہ بالا پڑھ کر ضروری معلوم ہوا کہ اس پر کچھ روشنی ڈالوں۔

اپریل ۱۹۱۴ء میں جب مولوی محمد علی صاحب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت میں تیار کیا ہوا مسودہ انگریزی ترجمۃ القرآن لے کر قادیان سے رخصت لے کر لاہور آئے۔ اور پھر واپس نہ گئے۔ تو انہی ایام میں ان کے ساتھ میں بھی لاہور آ گیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ میرے قادیان چھوڑنے کی وجہ اختلاف عقائد یا ایسی کوئی اور بات نہ تھی۔ اختلاف عقائد کی جتنی باریکیاں بعد میں آ کر نکالی گئیں۔ اس وقت ان کا کسی کو علم بھی نہ تھا۔ میرے لاہور آنے کی وجہ محض حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب اور مولوی محمد علی صاحب پر عقیدت مندی تھی۔ لاہور آ کر حضرت مولانا صاحب سے تعلق تو دن بدن میری عقیدت بڑھتی گئی۔ مگر افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب کو جب نہایت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ تو سابقہ عقیدت قائم نہ رہی۔ یہ حالت مجھ سے ہی خاص نہیں۔ بلکہ جس جس شخص کو جتنا جتنا مولوی صاحب کے قریب ہونے کا موقعہ ملا اتنا ہی زیادہ ان سے متنفر ہوا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کو تمام احمدیہ بلڈنگس اور مسلم ٹاؤن کے رہنے والے جن کا مولوی صاحب سے کسی نہ کسی رنگ میں کوئی تعلق رہا ہے خوب جانتے ہیں۔ میرے جذبات کو پہلے ٹھیس اس وقت لگی۔ جب مولوی صاحب انگریزی ترجمۃ القرآن کا مسودہ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت کے زمانہ میں تیار کیا تھا اور اسی کام کی خاطر ان کو ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری سے سبکدوش کر کے مولانا شیر علی صاحب کے سپرد ریویو کا کام کیا گیا۔ اور اس ترجمہ کی خاطر دو تین سال ایام گرما میں مولوی صاحب انجمن کے خرچ پر پہاڑ پر بھی جاتے رہے۔ اسی ترجمہ کے لئے انجمن کے خرچ پر ایک کافی ذخیرہ کتب تفاسیر لغت وغیرہ کا خرید کر مولوی صاحب کو دیا گیا۔ یہی مسودہ ٹائپ کرنے کے لئے ایک ٹائپ رائیٹر مشین انجمن نے خرید کر دی۔ جو میں خود لاہور سے خرید کر قادیان لے گیا تھا۔ ایک کلرک چوہدری محمد حسین مقرر کیا گیا تھا۔ جو مسودہ ٹائپ کیا کرتا تھا۔ غرض ہزاروں روپیہ انجمن کا اس کام پر خرچ ہوا۔ مولوی صاحب جب قادیان سے لاہور رخصت لے کر آئے تو مسودہ ترجمۃ القرآن کے ساتھ تمام کتب اور ٹائپ رائٹر مشین حتیٰ کہ وہاں کے ہولڈر اور قلمدان تک اپنے ساتھ لے آئے۔ اور یہاں آ کر یہ تمام چیزیں اپنی ملکیت بنا لیں۔ حالانکہ قانوناً اخلاقاً ان کو کوئی حق نہ تھا۔ کہ ان اشیاء کا مالک بن جاتے۔ یہ قوم کا مال تھا۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ان پر روپیہ خرچ ہوا تھا۔ مگر مولوی صاحب اب تک ان پر قبضہ کئے بیٹھے ہیں اور اب تو ایسا انتظام کر رہے ہیں۔ کہ ترجمۃ القرآن پر انجمن لاہور کا حق بھی نہ رہے۔ بلکہ پشت در پشت وراثتاً اس کا فائدہ مولوی صاحب کی اولاد اٹھاتی رہے۔ غرض اسکے بعد اور کئی ایک ایسے ہی واقعات نظر آئے جن کی وجہ سے مولوی صاحب کے ساتھ میری عقیدت جاتی رہی۔

جب حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب پشاور سے قادیان تشریف لے گئے۔ اور بیعت خلافت کر لی۔ تو میں دو دفعہ قادیان ان کی خدمت میں اس نیت سے حاضر ہوا کہ ان کے انجمن لاہور سے علیحدگی اختیار کرنے کے متعلق بعض امور دریافت کروں گا۔ مگر بیماری کی وجہ سے وہ اس قدر کمزور تھے۔ کہ میں کوئی بات دریافت کرنے کی جرأت نہ کر سکا ورنہ ممکن تھا کہ میں انہی دنوں میں جماعت احمدیہ قادیان میں شامل ہو جاتا۔

مولوی محمد علی صاحب جب حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ان کی جماعت کی عقیدت دیکھتے ہیں۔ تو ان کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ جماعت لاہور کی ان کے ساتھ ایسی ہی عقیدت ہو۔ اور کئی خطبوں میں ایسی ہی باتیں کہہ دیتے ہیں۔ مگر ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں رسالہ ریویو کی جلد ۵ صفحہ ۱۹۲ پر سلسلہ عالیہ کے مختصر حالات اور عقائد بیان فرماتے ہوئے تحریر کیا ہے۔ کہ یہ بھی ایک پیشگوئی ہے۔ کہ آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ سے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے سلسلہ کی راہ نمائی کے لئے مامور ہوگا۔ یہ سلسلہ بہت اقتدار اور قوت حاصل کرے گا۔

اس کے متعلق جناب مولوی صاحب سے درخواست ہے۔ کہ وہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں۔ کہ اب تک وہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے یا نہیں۔ اور کون سے لڑکے کے ذریعہ سے پوری ہوئی ہے؟ کاش مولوی صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے کارناموں پر غور فرمائیں۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضور کے وجود باجود سے اس پیشگوئی کو پورا کیا۔ اور سلسلہ کو کس قدر قوت و اقتدار عطا کیا۔ اور اکناف عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت اسلام کو پہنچایا۔ ملک برکت علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

۔۔۔ لائف ممبر تھے۔ اور کئی ایک ممبروں کو ان سے حسن عقیدت تھی۔ یہ تحریک منظور نہ ہوئی۔ آخر ان سے بیزار ہو کر وہ خود الگ ہو گئے۔ کیا یہ لیمن قتھم کی تفسیر نہیں یہ حالات تھے۔ جنہوں نے مجھے مجبور کیا۔ کہ انجمن لاہور اور مولوی محمد علی صاحب سے قطع تعلق کر کے حضرت صاحبزادہ صاحب اور جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق قائم کروں۔ سو اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ مجھ گنہگار کو اپنے مقدس اولوالعزم رسول کی خاطر اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور افراط و تفریط سے بچالے۔ آمین۔

خاکسار رفیق اللہ عفی عنہ مسلم ٹاؤن اچھرہ لاہور مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۴۴ء

پیر پرستی وغیرہ کے فضول الفاظ استعمال کر کے جماعت احمدیہ قادیان کو مطعون کرنا دراصل اسی وجہ سے ہے۔ کہ مولوی صاحب کے ساتھ ان کی جماعت کو عقیدت نہیں۔ مولوی صاحب ہمیشہ خوب اپنے عقائد کی صحت کا دعوےٰ کرتے رہتے ہیں۔ مگر کونسا فرقہ یا مذہب ہے۔ جو اپنے عقائد کو غلط سمجھتا ہے۔ سب ہی اپنے عقائد کو صحیح سمجھتے ہیں۔ عقائد کا اثر تو انسان کے اخلاق اور اعمال پر ہونا چاہیئے۔ اگر کسی شخص کے عقائد اس کے اخلاق درست نہیں کرتے۔ تو ایسے عقائد کا کیا فائدہ۔ مولوی صاحب کا نمونہ جماعت دیکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انجمن لاہور کے ممبروں میں اخوت۔ ہمدردی۔ شفقت رواداری مفقود ہے۔ اس کے خلاف جماعت احمدیہ قادیان میں یہ باتیں موجود ہیں۔ تنظیم جماعت کا احمدیہ بلڈنگس میں نام تک نہیں۔ یہی بات مرحوم بابو محمد منظور الٰہی صاحب ہمیشہ مولوی صاحب کو کہتے رہے۔ کہ آپ کی جماعت میں تنظیم موجود نہیں۔ مگر مولوی صاحب ہر دفعہ ان کو ٹال دیتے۔ جتنے انجمن لاہور کے سربر آوردہ ممبر ہیں۔ خاص کر لاہور کے رہنے والے ایک کو بھی مولوی صاحب کے ساتھ عقیدت نہیں۔ اور نہ ہی مولوی صاحب کے رویہ کو پسند کرتے ہیں۔ اب صرف گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں۔ ایسا ہی مولوی صاحب ان میں سے ہر ایک کی انجمن کے اجلاس میں شکایت کر چکے ہیں۔ اور بعض اوقات ناراض ہو کر استعفیٰ بھی دے دیتے ہیں۔ جو محض نمائشی ہوتا ہے۔ دوسرے ممبروں کو مرعوب کرنے کے لئے۔ کیونکہ مولوی صاحب خوب جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے انجمن کے بائی لاز ایسے بنائے ہیں۔ کہ نہ وہ امارت سے علیحدہ ہو سکتے ہیں اور نہ انجمن کی صدارت سے۔ حضرت مولانا غلام حسن خانصاحب نے ایک دو دفعہ مولوی صاحب کے رویہ پر اعتراض کیا۔ تو ان سے اس قدر ناراض ہوئے۔ کہ انجمن کی جنرل کونسل میں متعدد دفعہ ان کو ممبری سے خارج کرنے کی تحریک کی۔ لیکن وہ چونکہ انجمن کے ۔۔۔

لدھیانہ میں ۲۳ مارچ کے دو منظر

ڈھل چکا تھا دن فلک پر ابر تھا چھایا ہوا ۔۔۔ ہر حسیں منظر نظر آتا تھا مرجھایا ہوا
دھو دیا تھا صبح کی بارش نے ہر شے سے غبار ۔۔۔ پھر بھی اس ناساز موسم سے فضا تھی سوگوار
ننھی منھی بوندیوں کا وہ ترشح بار بار ۔۔۔ کر رہا تھا اک بڑے حملے سے سب کو ہوشیار
ابر کے دامن میں بجلی تھی۔ گرج تھی، شور تھا ۔۔۔ سرد جھونکوں کے تھپیڑے تھے ہوا کا زور تھا

لیکن ایسے میں مری آنکھوں نے دیکھا وہ سماں
ہوش پرّاں ہو گئے عبرت نے لیں انگڑائیاں

کچھ شریف انساں اک میداں میں بیٹھے ہوئے ۔۔۔ بے خود و مدہوش تھے ذکر الٰہی کر رہے
ان کے بشروں سے ہویدا تھا کہ یہ معصوم ہیں ۔۔۔ خلق کے روندے ہوئے ہیں بے بس و مظلوم ہیں
سب کھلے میداں میں تھے شامیانہ تنگ تھا ۔۔۔ شامیانہ اک طرف ان پر زمانہ تنگ تھا
ان کے چہروں پر تقدس کی ضیاء تھی نور تھا ۔۔۔ ان میں ہر اک بادۂ عرفان سے مخمور تھا

دیکھنے والوں نے کیں لاکھوں قیاس آرائیاں
لیکن استغفار ہی ان کے رہا ورد زباں

چند لمحے بھی نہ گذرے تھے کہ یہ ٹوٹی ہوا ۔۔۔ اور مؤذن کی ندا سے گونج اٹھی ساری فضا
اس ندا کا گونجنا تھا سب نگاہیں جھک گئیں ۔۔۔ اتنی خاموشی ہوئی جیسے ہوں سانسیں رک گئیں
تھوڑے ہی وقفے میں وہ سارے صف آرا ہو گئے ۔۔۔ اور صدا تکبیر کی سنکر خدا میں کھو گئے
اس طرف نیت بندھی اس سمت بارش جاگ اٹھی ۔۔۔ ابر نے لیں کروٹیں اور رعد نے انگڑائی لی
پورے زور و شور سے بارش برس کر تھم گئی ۔۔۔ لیکن ان کے عزم میں ذرہ نہ لغزش آسکی
کیچ میں لت پت وہ سب محو ریاضت ہی رہے ۔۔۔ وہ شریف انسان بس محو عبادت ہی رہے

ہائے کیا ہیبت تھی کیا شوکت تھی کیا ایمان تھا
کس صداقت کے طفیل ان کا یہ اطمینان تھا

میں تو اس ایمان زا منظر میں کھو جاتا ہی تھا ۔۔۔ بائیں جانب سے مرے کانوں میں آئی اک ندا

"مومنو! ان کافروں کی سب نمازیں ہیں حرام"
بھاگ آؤ پیشتر اس کے کریں تم سے کلام

"ہم نے اک جلسہ کیا ہے کفر کی تردید میں ۔۔۔ مذہب اسلام کی توقیر اور تردید میں"
"بھاگ کر لپکا تو کیا دیکھا کہ چند اک روسیاہ ۔۔۔ جن کے حلیے دیکھ کر شیطان بھی کہہ اٹھے واہ"
"ہیں گدھوں کی پیٹھ پر بیٹھے اور انکے سامنے ۔۔۔ اک جنازہ دوش پر جاتے ہیں احراری لئے"
"جا رہا تھا قافلہ با صد اداؤ افتخار ۔۔۔ آگے اک مومن صدائیں دے رہا تھا بار بار"

"مومنو! ان کافروں کی سب نمازیں ہیں حرام"

یہ وہ منظر تھا کہ میری روح گھبرا سی گئی ۔۔۔ زندگی، ہر چند گو سنبھلا، پہ تھرا سی گئی
اک طرف ہے کفر لیکن وجہ اطمینان ہے ۔۔۔ اک طرف ایمان لیکن باعث ہیجان ہے
اک طرف سجدہ گزاری ہے دلوں میں نور ہے ۔۔۔ اک طرف ہر اک شراب دجل سے مخمور ہے
اک طرف طوفان کی یورش میں مصروف دعا ۔۔۔ اک طرف ہے دین کے کاموں میں بھی بغض و ریا
درد عجز و انکساری کی نوائیں اک طرف ۔۔۔ گالیاں، بکواس، بے ہودہ صدائیں اک طرف

یا خدا کیا بات ہے کیا راز کیا اندھیر ہے
یہ ہے سچ مچ کفر یا ان کی سمجھ کا پھیر ہے

ثاقب زیروی

چندہ شرط اول کی ادائیگی ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں وصیت کی پہلی شرط یہ رکھی ہے۔ کہ "ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف (سڑک بہشتی مقبرہ و باغیچہ وغیرہ) کے لئے چندہ داخل کرے"۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ شرط اول حسب حیثیت موصی رکھا ہے۔ لیکن موصی صاحبان اپنی حیثیت کے مطابق یہ چندہ ادا نہیں کرتے۔ بلکہ قلیل رقم داخل کر دیتے ہیں۔ آئندہ احباب کو اپنی حیثیت کے مطابق چندہ شرط اول ادا کریں۔ [illegible] سیکرٹری بہشتی مقبرہ

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۱ ۳/۴۴ کو چوہدری برکت علی صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب کا نکاح رشیدہ بیگم صاحبہ بنت حکیم سردار محمد صاحب ڈگری (سندھ) سے بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(فقیر اللہ احمدی از ڈگری)

سرمہ زعفرانی

آنکھوں کے تمام امراض خصوصاً گکروں کے لئے لاثانی ایجاد ہے۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے اسکے چند دن کے استعمال سے کافور ہو جاتے ہیں۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے

منہ میں زہر

اگر آپ کے دانت خراب ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کھانے کے ساتھ زہر کھا رہے ہیں۔ عزیز کار بالک منجن دانتوں کے لئے بیحد مفید ہے۔ قیمت ۲ ڈھائی اونس کی شیشی ایک روپیہ۔

عزیز کار بالک منجن سٹور ریلوے روڈ قادیان

راحت النساء

جن عورتوں کے ایام ماہواری بے قاعدہ ہوں۔ کمر میں درد۔ پیڑو میں ٹیس۔ پیٹ میں نفخ۔ ہاتھ پاؤں اور سر میں جلن ہوتی ہو۔ ان کیلئے اولاد کا منہ دیکھنا مشکل بلکہ محال ہے۔ اس نامراد بیماری سے نجات حاصل کرنیکے لئے راحت النساء کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت تین روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

اکسیر درد گردہ

درد گردہ ایک موذی بلا ہے۔ درد کے وقت مریض کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ گویا زندگی اور موت کا سوال پیش ہوتا ہے۔ یہ دوا درد گردہ اور مثانہ کی پتھری کو باریک کر کے پیشاب کے ذریعہ خارج کرتی ہے۔ انشاء اللہ پہلی خوراک سے آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل خوراک للعہ علاوہ محصول ڈاک

محمد عبد اللہ جان عطاء الرحمٰن
دواخانہ محافظ صحت قادیان

آپکو اولادِ نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تجویز فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔
قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

سامان بجلی

سامان عمارت اور سٹیشنری وغیرہ کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

نوٹ: ہم ایجنسی کا کام بھی کرتے ہیں۔

رفیق اینڈ کو قادیان

اسقاط کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر ۱۲ر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

اعلان

قادیان میں محلہ دارالسعت کے نزدیک ۱۲۸ کنال اراضی جس میں ایک کنواں بھی واقع ہے قابل فروخت ہے، اراضی ہذا ایک ہی جگہ اکٹھی واقع ہے۔ آبادی کے بالکل نزدیک ہے۔ اگر کوئی صاحب اکٹھی یا کچھ حصہ خریدنا چاہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

چودھری حاکم دین احمدی دکاندار - قادیان

قادیان میں مکان بنانے کا عمدہ موقعہ

۱- محلہ دارالانوار میں جو رہائش کے لئے بہترین محلہ ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی کوٹھی کے متصل ۶۰ فٹ کی سڑک کے آٹھ کنال اراضی برائے فروخت موجود ہے۔

۲- اور اسی محلہ میں ملک عمر علی صاحب بی۔اے۔ رئیس ملتان کی کوٹھی کے متصل چار کنال اراضی ۳۰ فٹ کی سڑک پر برائے فروخت موجود ہے۔ یہ اراضی چار چار کنال اور دو دو کنال کے ٹکڑوں کی صورت میں بھی دیجا سکتی ہے۔ اس بارہ کنال اراضی کے مالک ملک صاحب موصوف ہی ہیں۔ خواہشمند احباب راقم کے ساتھ یا خود مالک کے ساتھ بذریعہ خط و کتابت یا زبانی گفتگو کریں۔ زیادہ قیمت دینے والے کو ترجیح دیجائے گی۔

المشتہر۔ غلام صمدانی خادم۔ بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی دارالانوار قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲ر مارچ۔ ڈپلومیٹک حلقوں کا بیان ہے کہ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ کیبنٹ سے قطعی طور پر مستعفی ہو رہے ہیں۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہؤا ہے کہ مسٹر ایڈن کا استعفےٰ زیر غور ہے۔ بہت سے مبصرین اس بات پر متفق ہیں کہ ممکن ہے کہ مسٹر ایڈن کے کیبنٹ سے علیحدہ ہو جانے پر بہت سے جھگڑے شروع ہو جائیں۔ اخبارات نے لکھا ہے کہ مسٹر ایڈن پر کچھ ممبران نے بے تحاشا نکتہ چینی کی ہے۔ کیونکہ وہ ان کے ترقی پسند خیالات کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

دہلی ۲ر اپریل۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اعلان کیا ہے کہ فنانس بل کو گورنر جنرل نے اپنے اختیارات سے پاس کر دیا ہے۔ اور یہ بل ایکٹ بن کر باقاعدہ قانون کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

نئی دہلی ۲ر اپریل۔ حکومت ہند نے کوئلہ کی کانوں پر کنٹرول کے متعلق حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے ایک سنٹرل بورڈ قائم کیا گیا ہے۔ جو کوئلہ کی تقسیم اور نرخوں پر کنٹرول رکھے گا۔

شیلانگ ۲ر اپریل۔ وزیر اعظم آسام نے آسام کونسل میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اضطراب کی کوئی وجہ نہیں۔ ایک وادی کے رستے جس میں بڑے گھنے جنگلات ہیں۔ لیکن جہاں کوئی انسان نہیں رہتا۔ دشمن خفیہ طریقے سے گھس آیا ہے۔ لیکن ان میں سے بیشتر کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ سوائے ایک کے باقی تمام سرحدی مقامات سے پیچھے بھگا دیا گیا ہے۔

امپھل محاذ ۲ر اپریل۔ جاپانی پہلی مرتبہ کل شام امپھل کے میدان میں داخل ہوئے۔ لیکن ان پر توپوں اور ہوائی جہازوں سے اس قدر شدید بمباری کی گئی۔ کہ وہ بڑی تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ شمالی سکھالن میں تیل اور کوئلہ کی مراعات اور ماہی گیری کے متعلق معاہدہ میں توسیع کے متعلق جاپان اور روس میں نیا معاہدہ ہؤا ہے۔ شمالی سکھالن میں جاپانیوں کو جو مراعات حاصل تھیں۔ وہ روس اور جاپان کے درمیان متواتر جھگڑوں کی خاص وجہ بنی رہی ہیں۔ اور اب کہ یہ روس کو منتقل کر دی گئی ہیں۔ روس اور جاپان کے تعلقات زیادہ مضبوط اور واضح بنیادوں پر قائم ہو گئے ہیں۔

انقرہ ۲ر اپریل۔ ترکی جہاز قردم کو جو ۲۳۵۹ ٹن وزنی تھا۔ کل بحیرہ ایجین میں ایک نامعلوم آبدوز نے غرق کر دیا۔ ترکی گورنمنٹ اس کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۲ر اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان برما کے محاذ پر جنگلوں میں پرواز کرتے ہوئے میجر جنرل ونگیٹ ہلاک ہو گئے۔ جہاز کو حادثہ پیش آیا۔ اور وہ گر گیا۔ حادثہ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

ماسکو ۳ر اپریل۔ روس کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ روسی فوجیں دریائے پرتھ کو کئی مقامات سے پار کر کے رومانیہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ ان کا مقصد اس ملک کے کسی حصہ پر قبضہ کرنا نہیں۔ بلکہ صرف فوجی مصلحت کے ماتحت وہ داخل ہوئی ہیں۔ اڈیسہ کی مشہور بندرگاہ پر بھی روسی تین طرف سے بڑھ رہے ہیں۔ اور اب صرف بیس میل رہ گئے ہیں۔

واشنگٹن ۳ر اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یکم مارچ ۱۹۴۴ء تک ½۹۵ لاکھ ٹن جنگی سامان امریکہ سے روس بھیجا جا چکا ہے۔

واشنگٹن ۲ر اپریل۔ جنوب اور جنوب مشرقی بحر الکاہل کے جزائر میں ایک لاکھ جاپانی فوج گھر گئی ہے۔ اسے کوئی قابل ذکر مدد نہیں پہنچ سکتی۔ گزشتہ ہفتہ جن جاپانی جہازوں نے انہیں رسد پہنچانے کی کوشش کی۔ ان میں سے ۹۵ فیصدی غرق ہو گئے۔

دہلی ۳ر اپریل۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر گیہوں کی قیمت گر جائے۔ تو وہ پنجاب۔ سندھ اور یو۔پی کی منڈیوں میں اوسط درجہ کی گندم ۷/۸/- من خریدنے کو تیار ہے۔ یہ پیشکش ایک سال تک رہے گی۔

لاہور ۳ر اپریل۔ گورنر پنجاب نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گیہوں کے نرخ مقرر کر دیئے ہیں۔ جن پر آج سے عمل ہوگا۔ اوسط درجہ کی گندم کا نرخ اضلاع شیخوپورہ گوجرانوالہ۔ شاہپور اور منٹگمری میں ۹/۸/- من ہوگا۔ لائلپور اور ملتان کے اضلاع میں نرخ ۹/۱۰/- ہوگا۔ اور پنجاب کے باقی اضلاع میں ۹/۱۰/- سے ۱۰/۱۰/- تک۔

لنڈن ۳ر اپریل۔ معلوم ہوتا ہے کہ انزیو کے محاذ پر جرمنوں کو کمک پہنچ گئی ہے۔ کیونکہ اس محاذ پر ان کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ گشتی سرگرمیاں ہر جگہ جاری رہیں۔